آئندہ نو سو برس، بلکہ اس سے آگے بھی فعّال امن کا دور ہو گا، جو ہمارے دلوں اور ذہنوں میں تشکیل پائے گا اور ہمارا عمل اِس کا ساتھ دے گا۔

مشرقِ وسطیٰ

بیت لحم کی مسیحی برادری کی پوپ جان پال دوم سے اپیل

[ایسٹر کے مسیحی تہوار کے موقع پر بیت لحم کی "کمیٹی برائے دفاعِ اراضی" نے اسرائیلی حکام کے ظالمانہ رویّوں کے بارے میں پوپ جان پال دوم کو خط لکھا کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے صورتِ حال کی بہتری کی کوشش کریں۔ خط کے ساتھ ۲۰-۳۰ صفحات پر مشتمل ضمیمے میں کمیٹی کے نقطۂ نظر کے حامیوں کے دستخط تھے۔ "واشنگٹن رپورٹ آن مڈل ایسٹ افیرز" کے شکریے کے ساتھ خط کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔ مدیر]

جب مسیحی دُنیا "مقدّس ہفتے" کی یاد اور خداوند یسوع مسیح کی "قیامت" کی تقریب منا رہی تھی، بیت لحم کی مسیحی آبادی کے لیے مقدّس شہر یروشلم تک رسائی کا ہر راستہ بند تھا۔ یروشلم حاضر ہونے سے یہ محرومی اسرائیل کی توسیع پسندی اور جنگ پر مبنی مسلسل پالیسیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے غم و غصہ اور نااُمیدی پر مزید اضافہ تھا۔ اس وقت جب تمام متعلقہ فریقوں کو امن کی حکمت عملی تشکیل دینے اور اسے رُو بہ عمل لانے کے لیے کوشاں ہونا چاہیے، فلسطینیوں کو اُن کی زمین پر ناجائز اور جابرانہ قبضے کے ساتھ اقتصادی گھیراؤ اور فوجی ناکہ بندی سے پیدا ہونے والی مشکلات کا سامنا ہے۔

مذکورہ بالا پس منظر میں، ہم آپ سے اِس توقع پر اپیل کرتے ہیں کہ آپ بیت لحم کی مسیحی برادری کو تازہ ترین خطرے سے بچانے کے لیے ہماری طرف سے اقدام کریں گے۔ اسرائیلی حکام کی جانب سے زمین بحقِ سرکار ضبط کر لیے جانے کے فیصلہ سے عوامی غیظ و غضب پیدا ہو رہا ہے۔ کیوں کہ

۱۔ ۱۹۶۷ء سے اب تک بیت لحم کی ۶۳ فیصد زمین بحقِ سرکار ضبط کی جا چکی ہے، اور بیت لحم اب مزید زمین کا ضیاع برداشت نہیں کر سکتا۔

۲۔ بیت لحم کا جو رقبہ بحقِ سرکار ضبط کیا جا رہا ہے، یہ سات ہزار دونم سے زیادہ ہے اور اس سے ہمارے قصبے کی آئندہ توسیع مکمل طور پر ختم ہو جائے گی۔ آبادی کے لحاظ سے، نیز اقتصادی طور پر اِس ضبطی کے اثرات بہت زیادہ ہیں۔

۳۔ یہ ضبطی، جس میں زیادہ تر مسیحیوں کی زمین شامل ہے، مسیحی آبادی کی نقلِ مکانی کے روکنے کے

لیے ہماری تمام کوششوں پر پانی پھیر دے گی جو ہم ۱۹۶۷ء سے مسلسل کر رہے ہیں۔
۴۔ بیت لحم یسوع مسیح کی دو ہزار سالہ تقریبِ ولادت کے حوالے سے دُنیا بھر کی توجہ کا مرکز ہے۔ [اسرائیلی حکومت کے] اِن اقدامات سے ہماری وہ تمام کوششیں ناکام ہو کر رہ جائیں گی جو ہم دو ہزار سالہ جشنِ ولادت کی تیاری کے مناسب انتظامات کے لیے کر رہے ہیں۔
۵۔ زمینوں کی اس ضبطی میں ایک سڑک کی تعمیر بھی شامل ہے جسے حفاظتی سڑک کہا جا رہا ہے، مگر حقیقتاً اس سڑک سے عملاً یروشلم کی وہ حدود متعین ہوں گی جنہیں اسرائیل زبردستی مسلط کرنا چاہتا ہے۔

ہم اپنا مقدّمہ اس اُمید پر آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں کہ آپ مداخلت کریں گے اور اسرائیل پر دباؤ ڈالیں گے کہ وہ اپنا فیصلہ واپس لے۔ ہم آپ کے کسی بھی ضروری اور مؤثر اقدام کے لیے پیشگی شکریہ ادا کرتے ہیں اور ہمیں اُمید ہے کہ آپ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

اس اپیل کے ساتھ اُن لوگوں کے دستخطوں کی فہرست منسلک ہے جو ہماری مساعی میں ہمارے معاون ہیں۔ (دوماہی "واشنگٹن رپورٹ آن مڈل ایسٹ افیرز"، واشنگٹن ڈی-سی، مئی- جون ۱۹۹۶ء)

ایشیا

ایران: مسلمان اور مسیحی دانشوروں کا علمی اجتماع

"بین الاقوامی اور بین المذاہب روابط میں مساوات" کے موضوع پر تہران میں ۲۵ سے ۲۸ فروری تک ایک علمی اجتماع منعقد ہوا۔ اجتماع کا اہتمام سیکرٹریٹ برائے مکالمہ بین المذاہب اور آسٹریا کی ایک کیتھولک تنظیم نے مشترکہ طور پر کیا تھا۔ غیر ملکی دانش وروں کے ساتھ ایران کے اہل علم و فضل نے اجتماع میں شرکت کی، مقالات پیش کیے اور تبادلۂ خیال میں حصّہ لیا۔ مقالات پیش کرنے والوں میں حسب ذیل اہل دانش شامل تھے۔

آیت اللہ علاّمہ محمد تقی جعفری	(تنازع للبقا کے لیے عدل اور طاقت کی تحریک)
ڈاکٹر ہانیریش اشنایدر	(عالمی سیاسی طاقتوں کے روّیے میں عدل کے تشکل میں مشکلات)
ڈاکٹر محمد مجتہد شبستری	(مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے لیے باہم خوشگوار زندگی کے لیے کون سے اصول بنیاد بن سکتے ہیں؟)
ڈاکٹر فلیکس ہامر	(بین الاقوامی تعلقات کے تناظر میں انسانی حقوق)
ڈاکٹر گرہارڈ لوف	(ایضاً)